نعت ﷺ

اس شہرِ تمنا میں خطا پہ بھی عطا ہو
صدموں سے ہوں رنجور مگر لب پہ دعا ہو
قوسین کی منزل پہ جو نقش کفِ پا ہو
پھر سامنے روضہ ہو سدا شکرِ خدا ہو

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ

صدیوں پہ جو حاوی ہو وہی ایک ہے ساعت
ہر لمحہ حضوری ہو تو ہر لحظہ عبادت
اللہ نے بخشی ہے ہمیں کیسی یہ نعمت
مقبول دعا ہو میری یا رب دمِ رخصت

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

اب آؤ کریں شکرِ خدا ہے یہ عبادت
سرکار ہمارے ہیں یہ ہے ان کی عنایت
اس لمحہ موجود کو سمجھیں جو غنیمت
معافی کی طلب گار ہے مجبور ہے امت

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطانِ مدینہ

عاصی کہ چلا جانب بطحا جو خوشی سے
یہ راہ جو روشن ہے اب انوارِ نبی سے
نازاں بھی ہوں قسمت پہ کہ نسبت ہے اُنہی سے
خوشبو کہ چلی آتی ہے دربارِ نبی سے

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

رند پارسا جگر مرادآبادی نے دربار نبی پر حاضری سے پہلے یہ مصرع کہا ''اک رند ہے اور مدحت سلطان مدینہ'' تو توبہ کی توفیق عطا ہوئی۔ شراب چھوٹ گئی اور عشق رسالت میں زندگی یہ خواب دیکھتے ہوئے گزری۔

یا رب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے　　　آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے